

یہ کتاب بھی بریلوی پیر غلام محی الدین کی اجازت اور ایما سے شائع ہوئی ہے۔

(۳) مرزا قادیانی نے جمادی الاولیٰ ۱۳۰۸ھ (بمطابق دسمبر ۱۸۹۰ء) میں ”فتح اسلام“ نامی رسالہ شائع کیا۔ دیکھئے مرزا نیوں کی کتاب: روحانی (شیطانی) خزائن (ج ۳ ص ۱) اس رسالے میں مرزا نے کہا:

”سوائے مسلمانوں اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریخوں کے اٹھانے کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔“ (فتح اسلام ص ۶، دوسرا نسخہ ص ۷)

رشید احمد گنگوہی دہلوی نے لکھا ہے:

”مولوی غلام احمد صاحب قادیانی کی فتح الاسلام بندہ نے بھی دیکھی لہذا ان کو جو اول گمان تجدید ہوا ہے یہ اس کا ہی ضمیمہ ہے کہ اب ان کے خمیلہ میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ مثیل عیسیٰ ہوں اس باب میں بندہ یہ گمان کرتا ہے کہ دنیا طلبی تو ان کو مقصود نہیں بلکہ ایک خود پسندی ان کے خمیلہ میں بوجہ صلاحیت قائم ہوئی تھی اب یہ خیالات بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اس کو وہ دین و تائید دین اور پلے کمالات جلتے ہیں اس میں مجبور ہیں۔ اس مثیل عیسیٰ ہونے کو اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کی روایات کے حقیقی معنی کے انکار کو چند جگہ سے جو بندہ سے استفسار کیا گیا تو بندہ نے یہ لکھا ہے کہ یہ عقیدہ فاسد و خطا خلاف جملہ سلف خلف کے ہے ان کو مانجھو یا ہو گیا ہے کہ خلاف عقل کے ایسی بات لکھتے ہیں کہ تمام عالم نے اس کو نہ سمجھا اب ان کو اس کی فہم ہوئی اس پر اشتہار مباحثہ دیا ہے اور بندہ کو مخاطب بنایا ہے اور تکفیر نہیں چلبے کہ وہ ماول ہے اور معذور ہے فقط مولوی عبداللہ کو منع کرنا۔۔۔“ (مکاتیب رشیدیہ ص ۹۰ مکتوب: ۱۳۸)

ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری دہلوی نے لکھا ہے:

”جن حضرات نے فتوے تکفیر سے اختلاف کیا ان میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب ہشتی گنگوہی جو ان دنوں علمائے حنفیہ میں نہایت ممتاز حیثیت رکھتے تھے اور اطراف و اکناف ملک کے حنفی شائقین علم حدیث اس فن کی تکمیل کے لیے ان کے چشمہ فیض پر پہنچ کر تشنگی سعادت سے سیراب ہو رہے تھے سب سے پیش پیش تھے۔ انھوں نے علمائے لدھنا یہ کے فتوے تکفیر کی ممانعت میں ایک مقالہ لکھ کر قادیانی صاحب کو ایک مرد صالح قرار دیا اور اس کو حضرات مکفرین کے پاس لدھنا نہ روانہ کیا۔۔۔“ (ریس قادیان ج ۲ ص ۳)

دلاوی دہلوی نے رشید احمد گنگوہی دہلوی سے نقل کیا:

”کسی مسلمان کی تکفیر کر کے لپسے ایمان کو داغ لگانا اور مواخذہ اخروی سر پر لینا سخت نادانی ہے۔ یہ بندہ جیسا اس بزرگ (مرزا صاحب) کو کافر فاسق نہیں کہتا اس کو مجدد ولی بھی نہیں کہہ سکتا۔ صالح مسلمان سمجھتا ہوں۔ اور اگر کوئی پوچھے تو ان کے ان کلمات کی تاویل مناسب سمجھتا ہوں۔ اور خود اس سے اعراض و سکوت ہے۔ فقط والسلام (رشید احمد)“ (ریس قادیان ج ۲ ص ۵)

رشید احمد گنگوہی کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی دہلوی اللہ ب تھ، ورنہ اسے گنگوہی کا ”صالح مسلمان“ اور ”بزرگ“ کہنا کیا مقصد رکھتا ہے؟

(۳) عبدالماجد دریا آبادی دہلوی نے اشرف علی تھانوی کا ایک واقعہ لکھا ہے:

”سنہ خوب یاد نہیں، غالباً ۱۹۳۰ء تھا، حکیم الامت تھانوی کی محفل خصوصی میں نماز چاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی ذکر مرزائے قادیانی اور ان کی جماعت کا تھا اور ظاہر ہے کہ ذکر ”ذکر خیر“ نہ تھا حاضرین میں سے ایک صاحب بڑے جوش سے بولے ”حضرت ان لوگوں کا دین بھی کوئی دین ہے، نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو“ حضرت نے معالجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ ”یہ زیادتی ہے، توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں، اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیے۔ جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے، یہ تو ضرور نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔“ ارشاد نے آنکھیں کھول دیں اور صاف نظر آنے لگا کہ۔۔۔“ (سچی باتیں ص ۲۱۲، طبع نئیس اکیڈمی کراچی)



تھانوی کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ مرزائیوں کا دہلی بندیوں کے ساتھ توحید میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اختلاف صرف رسالت کے ایک باب (عقیدہ ختم رسالت) میں ہے (نیز دیکھیے یہی مضمون، فقرہ نمبر ۱۲) اور یاد رہے کہ یہ بیان مرزائی موت کے بہت عرصے بعد ۱۹۳۰ء کا ہے۔

۵) ڈاکٹر خالد محمود دہلی بندی (ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر) نے لکھا ہے :

”مولانا غلام احمد قادیانی اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی میں انگریز دوستی کی بناء پر اصلاحی تحریکوں کی مخالفت قدر مشترک تھی۔“ (مطالعہ بریلویت ج ۱ ص ۲۱۶، طبع دارالمعارف لاہور) مولانا چونکہ عزت و احترام والا لقب ہے جو علماء کے بارے میں استعمال ہوتا ہے لہذا اس دہلی بندی حوالے سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی آل دہلی بند کا ”مولانا“ تھا۔ یاد رہے کہ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک مرزا قادیانی ایک ”مولوی“ تھا۔ دیکھئے فقرہ : ۳

۶) غازی احمد (سابق کرشن لال) سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج، بھوجال کلاں ضلع چکوال نے مرزا ناصر احمد قادیانی بن مرزا بشیر احمد بن غلام احمد سے اپنی ملاقات کا تذکرہ درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے :

”میں نے عرض کیا مجھے ایک بات اور دریافت کرنا ہے۔ میں نے مرزا صاحب کی تحریر پڑھی ہے کہ میں اور میری جماعت کے افراد فقہی مسلک میں امام ابو حنیفہ کے پیروکار ہیں۔ ناصر صاحب میں بھی حنفی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں

ناصر صاحب نے اظہار مسرت فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب تو آپ کے خیال کے مطابق منصب نبوت پر سرفراز تھے۔ کیا یہ امر منصب نبوت کے شایان شان ہے کہ ایک نبی ایک امتی کے فقہی مسلک کا پیروکار اور مقلد ہو۔ کیا یہ مقام نبوت کی توہین نہیں؟ ناصر صاحب نے فرمایا اس سوال کا جواب بھی کسی دوسری مجلس میں تفصیل کے ساتھ دوں گا۔“ (من الظلمات الی النور۔ کفر کے اندھیروں سے نور اسلام تک ص ۹۳)

غازی احمد حنفی کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد اپنے آپ کو امام ابو حنیفہ کا پیروکار رکھتا تھا اور مرزا ناصر احمد نے بھی اپنے دادا کی اس بات کا انکار نہیں کیا۔

۷) بشیر احمد قادری دہلی بندی نے ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی کی کتاب : مجدد اعظم کے حوالے سے بطور استدلال لکھا ہے :

”مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے پڑھ کر اور مولوی بن کر جو بٹالہ آئے تو چونکہ یہ اہلحدیث تھے، اس لیے حنفیوں کو ان کے خیالات بہت گراں گزرے۔ بعض اختلافی مسائل میں بحث کرنے کے لیے حنفیوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی طرف رجوع کیا اور ایک نمائندہ حضرت اقدس کو قادیان سے بٹالہ لے آیا، شام کو مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے والد مسجد میں تھے، جو حضرت اقدس وہاں پہنچ گئے، بحث شروع ہوئی، مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے تقریر کی۔ حضرت اقدس نے تقریر سن کر فرمایا کہ اس میں تو کوئی بات ایسی نہیں جو قابل اعتراض ہو۔ تو میں تردید کس بات کی کروں۔ ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے، بہت مایوسی ہوئی اور وہ آپ سے بہت ناراض ہوئے، لیکن آپ نے محض اللہ کے لیے اس بحث کو ترک کر دیا۔ کیونکہ محض دھڑے بندی کے لیے آپ حق بات کی تردید نہیں کر سکتے تھے۔ مجدد اعظم ج ۲ ص ۱۳۳۳

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ مرزا صاحب نے بٹالوی صاحب کے نظریات و خیالات کی کس طرح تائید و تصویب کی ہے۔ اگر مرزا صاحب ابتداءً مقلد ہوتے تو لازماً بٹالوی صاحب کے نظریات کی تردید کرتے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب پہلے غیر مقلد انہ خیالات کے حامل تھے، پھر غیر مقلدیت سے ترقی کر کے نبوت کا دعویٰ کر کے ایک دنیا کو گمراہ کیا۔“ (ترک تقلید کے بھیانک نتائج طبع چارم ص ۲۸، ۳۰)

اس دہلی بندی حوالے سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اہل حدیث نہیں تھا بلکہ وہ دہلی بندی و بریلوی (یا عرف عوام میں : حنفی) تھا اور حنفیوں کا مناظر تھا، ورنہ یہ کس طرح ممکن تھا کہ ایک اہل حدیث کے مقابلے میں اختلافی مسائل میں حنفی حضرات ایک اہل حدیث مناظر پیش کرتے؟



یاد رہے کہ بشیر احمد قادری نے ”غیر مقلدانہ خیالات“ اور ”غیر مقلدیت سے ترقی“ وغیرہ الفاظ لکھ کر بہت بڑا جھوٹا بول ہے، جس کی تردید اس کے ذکر کردہ حوالے سے ہی ظاہر ہے۔

(۸) فیض احمد فیض بریلوی نے لکھا ہے :

”ادھر چاچڑاں (ریاست بہاولپور) کے مشہور شیخ طریقت اور صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید چشتی بھی ابتدا میں مرزا صاحب کے متعلق بہت حسن ظن رکھتے تھے۔ خواجہ صاحب ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوئے اور حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے قادیانی معرکہ لاہور کے قریباً ایک سال بعد ۱۹۰۱ء میں انتقال فرم گئے۔“ (مہر فیض ص ۲۰۴، ۲۰۵)

فیض احمد فیض نے مزید لکھا ہے :

”اس پر خواجہ صاحب نے اپنے جواب میں اعانت فی الدین کا وعدہ کرتے ہوئے مرزا صاحب کی شان میں تعریفی کلمات تحریر فرمائے۔ آپ کے ملفوظات ”اشارات فریدی“ میں مذکور ہے کہ جب علماء نے مرزا صاحب کے خلاف لکھنا شروع کیا تو خواجہ صاحب نے فرمایا یہ شخص حمایت دین پر کمر بستہ ہے۔ علماء تمام مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر اس نیک آدمی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔ حالانکہ وہ اہل سنت والجماعت سے ہے اور صراطِ مستقیم پر ہے۔ لیکن جب مرزا صاحب کی نئی کتا میں خواجہ صاحب کے پاس پہنچیں جن میں ان کے منفرد عقائد اور ”مسح موعود“ اور ”ظلی اور بروزی“ نبوت کے دعویٰ درج تھے تو آپ نے بھی مولوی حسین بٹالوی کی طرح علانیہ اپنی بیزاری کا اظہار کیا۔“ (مہر فیض ص ۲۰۵)

اس بریلوی حوالے سے ثابت ہوا کہ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے کے نزدیک مرزا قادیانی بریلوی یا دہلوی بند ہی تھا۔

(۹) مولانا محمد داود ارشد حفظہ اللہ نے لکھا ہے :

”حاجی نواب دین گولڑوی لکھتا ہے کہ

جہاں تک معلوم ہو سکا ہے ان کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اپنی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے۔ (آفتاب گولڑہ اور فتنہ مرزائیت ص ۱۵۰)“ (تحفہ حنفیہ ص ۵۲۷)

(۱۰) خلیل احمد سہارنپوری دہلوی نے لکھا ہے :

”ہم اور ہمارے مشائخ سب کا دعویٰ نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع جب تک اس کی بد عقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمانوں کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محل حسن پر حمل کرتے رہے اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا تھا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھانے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خمیٹ عقیدہ اور زندہ بقی ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی پھٹی ڈھکی بات نہیں۔“ (المسند علی المسند: السؤال السادس والعشرون ص ۲۶۸، ۲۶۹)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دہلوی مشائخ کے نزدیک مرزا کی بد عقیدگی شروع میں ظاہر نہ ہوئی تھی بلکہ وہ ”اسلام“ کی تائید کرتا تھا اور یہ مشائخ اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے تھے یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا غلام احمد شروع میں دہلوی یا دہلویوں کا ہم عقیدہ تھا۔

دہلویوں اور بریلویوں کے ان دس حوالوں کے بعد مرزا اور آل مرزا کی تحریروں سے دس حوالے پیش خدمت ہیں جن سے صراحتاً مرزا کا دہلوی یا بریلوی (یا عرف عام میں : حنفی) ہونا ثابت ہوتا ہے :



۱۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے اہل حدیث کو وہابی کے لقب سے یاد کرتے ہوئے کہا: ”میرا دل ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوئی کہ مجھے وہابی کہا جائے اور میرا نام کسی کتاب میں وہابی نہ نکلے گا۔ میں ان کی مجلسوں میں بیٹھتا رہا ہوں۔ ہمیشہ لفاظی کی لڑائی رہی ہے یہی معلوم ہوا کہ ان میں مزاج جھلکا ہے مغز بالکل نہیں ہے۔۔۔“ (ملفوظات مرزا ج ۲ ص ۵۱۵، ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء)

تنبیہ: مرزائیوں کے نزدیک وہابی سے مراد اہل حدیث ہے۔

دیکھئے یہی مضمون (فقہہ نمبر ۱۲) اور سیرت المہدی (حصہ دوم ص ۴۸)

۱۲) مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد (قادیانیوں کے خلیفہ دوم) نے لکھا ہے: ”نیرِ خاکسار عرض کرتا ہے کہ احمدیت کے چرچے سے قبل ہندوستان میں اہل حدیث کا بڑا چرچا تھا اور حنفیوں اور اہل حدیث کے درمیان (جن کو عموماً لوگ وہابی کہتے ہیں، بڑی مخالفت تھی اور آپس میں مناظرے اور مباحثے ہوتے رہتے تھے اور یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے گویا جانی دشمن ہو رہے تھے۔۔۔ اور ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی کا میدان گرم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دراصل دعویٰ سے قبل بھی کسی گروہ سے اس قسم کا تعلق نہیں رکھتے تھے جس سے تعصب یا جھٹ بندی کا رنگ ظاہر ہو لیکن اصولاً آپ ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے اور آپ نے اپنے لئے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔ حالانکہ اگر عقائد و تعامل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ کا طریق حنفیوں کی نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔“ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۸، ۴۹ فقرہ: ۳۵۷)

مرزا بشیر احمد کی اس عبارت سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں:

۱: مرزا غلام احمد قادیانی اہل حدیث نہیں تھا۔

۲: مرزا غلام احمد قادیانی غیر متعصب حنفی تھا۔

۳: اہل حدیث کو لوگ وہابی کہتے تھے لہذا مرزا اور اس کے مقلدین کی تحریروں میں جہاں بھی وہابی کا لفظ ہوگا، اس سے مراد دہلوی بندی نہیں بلکہ صرف اہل حدیث مراد ہیں۔

۴: مرزا قادیانی اپنے آپ کو ہمیشہ حنفی ظاہر کرتا تھا۔

۵: مرزا قادیانی نے کسی زمانہ میں بھی اپنے لیے اہل حدیث نام پسند نہیں کیا۔

تنبیہ: مرزا بشیر احمد کا یہ کہنا کہ ”عقائد و تعامل کے لحاظ سے مرزا کا طریق حنفیوں کی بہ نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔“ کسی لحاظ سے غلط اور جھوٹ ہے:

اول: عقائد کا ایک بڑا مسئلہ توحید ہے اور اشرف علی تھانوی دہلوی نے مرزائیوں کے بارے میں کہا: ”توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں“ (سچی باتیں ص ۲۱۲، دیکھئے یہی مضمون فقرہ: ۳)

دوم: عقائد کا ایک باب ختم نبوت پر ایمان ہے۔ محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“ (تحدیر الناس ص ۳۳، دوسرا نسخہ ص ۸۵)

یعنی دہلویوں کے نزدیک اگر خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی ختم نبوت کے عقیدے میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔!

یعنی یہی عقیدہ مرزائیوں کا ہے بلکہ عبد الرحمن خادم مرزائی نے نانوتوی کے مذکورہ قول کو اپنی کتاب میں بطور حجت پیش کیا ہے۔ دیکھئے قادیانیوں کی: پاکٹ بک (ص ۲۷)



”ہمارا مذہب وہابیوں کے برخلاف ہے۔ ہمارے نزدیک تقلید کو چھوڑنا ایک اباحت ہے، کیونکہ ہر ایک شخص مجتہد نہیں ہے۔ ذرا سا علم ہونے سے کوئی متابعت کے لائق نہیں ہو جاتا۔ کیا وہ اس لائق ہے کہ سارے منتقی اور تزکیہ کرنے والوں کی تابعداری سے آزاد ہو جائے۔ قرآن شریف کے اسرار سونے مطہر اور پاک لوگوں کے اور کسی پر نہیں کھولے جاتے ہمارے ہاں جو آتا ہے اسے پہلے ایک حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔۔۔“ الخ (ملفوظات قادیانی ج ۱ ص ۵۳۳، ۱۵ اگست ۱۹۰۱ء)

فقہہ نمبر ۱۲ کے تحت گزر چکا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک وہابی سے مراد اہل حدیث ہیں لہذا ثابت ہوا کہ مرزا اور مرزائیوں کا مذہب اہل حدیث کے برخلاف ہے اور ہر شخص کو مرزائیت میں آنے کے بعد، پہلے حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔

(۱۸) مرتضیٰ خان حسن بی اے قادیانی نے لکھا ہے :

”۔۔۔ ہم فقہ کو بھی ملتے ہیں اور فقہائے عظام کی دل سے قدر کرتے ہیں اور ان کے اجتہاد اور تفقہ کی قدر کرتے ہیں۔ ہم بالخصوص حضرت امام ابوحنیفہ کی فقہ پر عمل پیرا ہیں۔ اسی کی ہدایت ہمارے امام حضرت مرزا صاحب نے فرمائی ہے۔“ (مجدد زمانہ بجواب دونبی ص ۲۱۷، بحوالہ تحفہ حنفیہ ص ۵۲۵)

(۱۹) مرزا قادیانی نے کہا :

”سخت تعجب ان لوگوں کے فہم پر ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اہل حدیث اور غیر مقلد ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم توحید کی راہوں کو پسند کرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو حنفیوں کو یہ الزام دیتے ہیں کہ تم بعض اولیاء کو صفات الہیہ میں شریک کر دیتے ہو اور ان سے حاجتیں مانگتے ہو۔“ الخ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۱، دوسرا نسخہ ص ۷۰، قادیانی: روحانی خزائن ج ۱ ص ۲۰۷ حاشیہ)

یہ تحریر خود بتا رہی ہے کہ اس کا لکھنے والا اہل حدیث نہیں بلکہ حنفیت کا دفاع کرنے والا ہے۔

(۲۰) مولانا عبدالغفور اشرفی حفظہ اللہ نے لکھا ہے :

”روزنامہ نوائے وقت ج ۳۷، شمارہ ۲۱۲، ۱۱ دسمبر ۱۹۷۶ء میں ہے کہ :

”۱۔ دسمبر (واقعہ نگار) قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ آج ریلوے میں شروع ہوا فرقہ قادیان کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے جمعہ کا خطبہ جیتے ہوئے کہا ہم جو محسوس کرتے ہیں اور سچ سمجھتے ہیں اس کا اعلان کرتے رہیں گے۔۔۔ انہوں نے اپنے عقائد کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس مذہب کو ملتے ہیں جو نبی آخر الزماں لے کر آئے۔ ہمارا فقہ حنفی فقہ ہے۔“ (حنفیت اور مرزائیت ص ۵۵، طبع ۱۹۸۷ء)

قارئین کرام! ان میں حوالوں سے یہ ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اہل حدیث نہیں بلکہ دہلوی یا بریلوی (عرف عوام میں: حنفی) تھا لہذا مسٹر امین اوکاڑوی دہلوی، عبدالحق خان بشیر دہلوی اور آل دہلوی و آل بریلوی کے جن لکھاریوں نے ادھر ادھر کے اعمال فقہیہ والے حوالوں اور تحریفات سے مرزا قادیانی کو اہل حدیث ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، وہ سب جھوٹ، باطل اور مردود ہے۔

تنبیہ: ہمارے ذکر کردہ حوالوں کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اہل حدیث نہیں تھا مثلاً:

۱: مفتی محمد صادق قادیانی نے ”اہل حدیث ویہود“ کا باب باندھ کر مرزا قادیانی سے نقل کیا: [ایسا ہی اس زمانہ میں ہمارا مقابلہ الہدیت کے ساتھ ہوا۔ کہ ہم قرآن پیش کرتے، اور وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔“ (ذکر جیب ص ۲۹۵، نیز دیکھئے ملفوظات مرزا ج ۲ ص ۲۰۳)



۲: مرزا قادیانی نے کہا: ”باقی رہا شریعت کا عملی حصہ، سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے۔ پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔ مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ میں بیچ سمجھتے ہیں۔ ان کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ قیاس صحیح بھی خلاف ہیں۔ ایسی حالت میں احمدی علماء کا اجتہاد اولیٰ بالعمل ہے۔۔۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیه (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 363

محدث فتویٰ